سوال

(34) نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا کسی صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ وضاحت فرمائیں۔ (عبداللہ، منڈی بہاؤالدین)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز جنازہ ادا کرنا مسلمان کا حق ہے اور صحیح حق کی ادائیگی تب ہی ہوتی ہے جب اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ادا کیا جائے۔ دور حاضر میں دیکھا گیا ہے کہ جنازہ پڑھنے کے لیے ایک تو افراد کی کمی بہت ہوتی ہے لوگ اسے فرض کفایہ سمجھ کر رسمی طور پر ادا کرنے لگے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ جنازہ پڑھانے والے افراد بھی ایک آدھ منٹ میں جنازہ پڑھا کر فارغ ہو جاتے ہیں حالانکہ میت کے ساتھ صحیح وفاداری تب ہی ہوتی ہے۔ جب اس آخر وقت میں اس کا جنازہ سنت کے مطابق ادا کیا جائے۔ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورۃ پڑھیں۔ بہر کیف فاتحہ پڑھنا تو لازم ہے چند ایک احادیث صحیحہ ملاحظہ ہوں۔

1۔ حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔

"صلیت خلف ابن عباس رضی اللہ عنہما علی جنازة فقرأ بفاتحة الكتاب قال ليعلموا أنها سنة"

(بخاری کتاب الجنائز باب قراۃ فاتحۃ الکتاب علی الجنائزۃ (1335) ابوداؤد (3198) ترمذی (1027)

"میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی انھوں نے سورۃ فاتحہ پڑھی فرمایا: تاکہ تم جان لو یہ سنت ہے۔"

2۔ حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کہتے ہیں۔

" صلیت خلف ابن عباس علی جنازة، فقرأ بفاتحة الكتاب وسورة، فجهر حتى سمعنا، فلما انصرف أخذت بيده فسألته عن ذلك؟ فقال: سنةٌ وحقٌّ"

(نسائی کتاب الجنائز باب الدعاء (1986،1987) المنتقی لابن الجارود (536،537،538) بیہقی 4/37 مسند ابی یعلیٰ 5/67 (2661) الاوسط لابن الذر (5/437

"میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ ادا کی انھوں نے سورۃ فاتحہ اور ایک سورۃ جہری طور پر پڑھی یہاں تک کہ ہمیں سنایا۔ جب فارغ ہوئے تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا انھوں نے فرمایا: یہ سنت اور حق ہے۔"

(یہی حدیث کتاب الام للشافعی 1/270 بیہقی 4/39 شرح السنہ 5/353۔ (1494) المحلیٰ 5/129 مسند طیالسی (2741 دار قطنیٰ 2/72 شرح معانی الاثار 1/500 مستدرک حاکم 1/358 میں بھی موجود ہے۔)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ اور ایک سورۃ پڑھ کر تعلیم دے دی کہ نماز جنازہ میں فاتحہ پڑھنا سنت ہے اور جب صحابی رسول کہے کہ یہ عمل سنت ہے تو اس سے مراد سنت رسول ہی ہوتی ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری کتاب الحج باب الجمع بین الصلاتین بعرفۃ (1663) میں ہے کہ سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کہ مدینہ کے سات فقہاء میں سے ایک ہیں) کہتے ہیں کہ جس سال حجاج بن یوسف عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ کرنے کے لیے مکہ میں اترا۔ اس زمانہ میں اس نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ عرفہ کے دن آپ عرفات کی قیام گاہ میں کیا کرتے ہیں۔ سالم نے کہا اگر تو سنت چاہتا ہے تو عرفہ کے دن ظہر کی نماز کو جلدی ادا کر لے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: سالم نے سچ کہا۔ کیونکہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرنے کے لیے لوگ ظہر و عصر کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے ہیں امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے سالم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا؟ تو سالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: «وَہَلْ تَتَّبِعُونَ فِي ذَلِكَ إِلَّا سُنَّتَهُ» یعنی اس فعل سے مراد محض سنت کا اتباع ہی تو ہے۔

معلوم ہوا کہ جب مطلق طور پر لفظ سنت بولتے ہیں تو مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہی ہوتی ہے۔

حد خمر کے بارے میں سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"جلد النبی صلی اللہ علیہ وسلم أربعین وجلد أبو بکر أربعین وعمر ثمانین وکل سنة" (صحیح مسلم کتاب الحدود باب حد الخمر (1707)

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے 40 دُرے لگائے اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی 40 دُرے لگائے۔ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 80 دُرے لگائے اور یہ سب سنت ہے۔"

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ مطلق سنت سے مراد اولاً سنت رسول ہی ہوتی ہے نیز خلیفہ راشد کے فعل کو بھی سنت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کے تحت امام حاکم فرماتے ہیں۔

"وقد أجمعوا علی أن قول الصحابی سنة، حدیث مسند"

(مستدرک 1/358)

"فقہاء محدثین رحمۃ اللہ علیہ کا اس بات پر اجماع کہ صحابی کا کہنا کہ یہ سنت ہے مسند حدیث کے حکم میں ہے۔"

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کتاب الام 1/240 میں فرماتے ہیں۔

"واصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولون: السنة الا لسنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شاء اللہ تعالیٰ"

(حاشیہ نصب الرایۃ 2/271)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین سنت کا لفظ صرف سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی بولتے تھے ان شاء اللہ تعالیٰ۔"

یہ قاعدہ متفق علیہ ہے اس کے لیے ملاحظہ ہو۔

عمدۃ القاری 5/27،8/140۔150،9/303،8،جوہر نقی 1۔303، المجموع 5،232،التحریر لابن ہمام۔263،150،149،3،فتح القدیر شرح ھدیہ 1/212،96،2/95،مرقاۃ شرح مشکوۃ ملاّعلی قاری 6/381،2/638،نصب الرایہ 1/413،وحاشیہ نصب الرایہ 2/271،غیر مقلدین سے لاجواب سوالات ص:49 فتح الباری/9/314،2/274،512،204،المقنع /125،3 المستصفیٰ 1/131،تدریب الراوی 1/97 فتح المغیث للسخاوی 1/125،الفیہ سیوطی ص:21۔1 الکفایہ ص:420 شرح نخبۃ الکفر ص:110،111،الباعث الحثیث ص:44 قواعد التحدیث ص:144 ارشاد الفحول ص:93،المغنیٰ لا بن قدامہ 3/403،407،بذل المجہود 2/126،مقدمہ صحیح البخاری للسہارنفوری ص 10 وغیرھا)

لہٰذا اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا۔

2۔ابوامامہ بن سہیل بن حنیف فرماتے ہیں:

نَ السُّنَّۃَ فِی الصَّلَاۃِ عَلَی الْجَنَازَۃِ أَنْ یُکَبِّرَ الاِمَامُ ، ثُمَّ یَقْرَأُ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ بَعْدَ التَّکْبِیرَۃِ الأُولَی سِرًّا فِی نَفْسِہِ ، ثُمَّ یُصَلِّی عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَیُخْلِصُ الدُّعَاءَ لِلْجَنَازَۃِ فِی التَّکْبِیرَاتِ لاَ یَقْرَأُ فِی شَیْءٍ مِنْھُنَّ ، ثُمَّ یُسَلِّمُ سِرًّا فِی نَفْسِہِ"

(عبد الرزاق 490،3/489،(2428)المنتقیٰ لا بن الجارود(540)فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاسماعیل القاضی (94)فتح الباری،3/203،204،وقال:اسنادہ صحیح نسائی کتاب الجنائز(1988)الاوسط لابن المنذر 5/437)

"نماز جنازہ میں سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلی تکبیر کہیں پھر سورہ فاتحہ پڑھیں پھر(دوسری تکبیر کے بعد) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیں پھر(تیسری تکبیر کے بعد) میت کے لیے خلوص کے ساتھ دعا کریں پہلی تکبیر کے سوا کسی میں قرآءت نہ کریں پھر آہستہ سے دائیں جانب سلام پھیر دیں۔"

3۔أَبُو أُمَامَۃَ بْنُ سَہْلِ بْنِ حُنَیْفٍ ، وَکَانَ مِنْ کُبَرَاءِ الأَنْصَارِ وَعُلَمَائِھِمْ , وَأَبْنَاءِ الَّذِینَ شَھِدُوا بَدْرًا , مَعَ رَسُولِ اللَّہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَہُ أَنَّ السُّنَّۃَ فِی الصَّلَاۃِ عَلَی الْجَنَازَۃِ أَنْ یُکَبِّرَ الإِمَامُ ثُمَّ یَقْرَأَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ بَعْدَ التَّکْبِیرَۃِ الأُولَی سِرًّا فِی نَفْسِہِ

(شرح معانی الآثار 1/500 مستدرک حاکم 1/360، بیہقی 39،4/40،حاکم کی روایت میں فاتحہ کا ذکر نہیں۔اور عدم ذکر نفی کو لازم نہیں جبکہ طحاوی وغیرہ میں اسی حدیث کے اندر فاتحہ کا ذکر ہے اسے امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے)

"ابوامامہ بن سہیل بن خنیف سے روایت ہے اور وہ انصار کے بڑے لوگوں اور علماء میں سے تھے اور ان صحابہ کے بیٹوں میں سے ہیں جو بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین میں سے کسی نے انہیں خبر دی کہ نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ امام تکبیر کہے پھر فاتحہ آہستہ پڑھے پھر نماز کو باقی تین تکبیروں میں ختم کرے۔"

ان صحیح احادیث کے علاوہ اور بھی کئی احادیث نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنے پر دلالت کرتی ہیں مگر ان کی اسانید کمزور ہیں اور وہ بطور تائید نقل کرتا ہوں کیونکہ اصل مسئلہ تو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

1۔اُم عفیف رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت طبرانی میں موجود ہے اس کی سند میں عبد المنعم ابو سعید کمزور راوی ہے(مجمع الزوائد 3/33)

2۔اُم شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا۔ابن ماجہ(1496)اس کی سند میں شہر بن حوشب متکلم

فیہ راوی ہیں ۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ وغیرہما نے ثقہ کہا ہے اور بیہقی ونسائی وغیرہما نے کمزور قرار دیا ہے ۔

3 ۔ اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز جنازہ پڑھو تو سورہ فاتحہ پڑھو اسے طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کیا ہے ۔ اس کی سند میں معلی بن حمران ہے اس کے حالات معلوم نہیں ۔ (مجمع الزوائد 3/32)

4 ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھی ۔ (ترمذی وابن ماجہ وغیرہما) اس کی سند میں ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان ضعیف راوی ہے ۔

5 ۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میت پر چار تکبیریں کہیں اور پہلی تکبیر کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھی ۔

(کتاب الام 1/239، مستدرک حاکم 1/358 ۔ اس کی سند میں ابراہیم بن ابی یحییٰ متروک اور عبداللہ بن محمد بن عقیل متکلم فیہ راوی ہیں)

6 ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ میں چار مرتبہ فاتحہ پڑھی (طبرانی اوسط) اس کی سند میں ناھض بن القاسم ہے اس کے حالات نہیں ملے ۔

(مجمع الزوائد 3/33) اور مجمع الزوائد کی دوسری طبع 3/35، میں یہ احادیث موجود ہیں)

مذکورہ بالا چھ روایات بطور شواہد اور تائید ذکر کی گئی ہیں کیونکہ ضعیف روایت بطور متابع اور شواہد پیش کی جا سکتی ہیں ۔

اب حنفی حضرات کے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں ۔

1 ۔ متاخرین احناف میں سے حسن الشرنبلالی نے اس موضوع پر مستقل ایک کتاب بنام "النظم المستطاب الحکم القراء فی صلاۃ الجنائزۃ بام الکتاب" لکھی اور فاتحہ کو مکروہ کہنے والوں کا تسلی بخش رد کیا ۔ ملاحظہ ہو ۔ (التعلیق المجد ص: 169)

2 ۔ علامہ عبدالحئی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ علامہ شرنبلالی کی کتاب کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں ۔

"ہذا ہو الاولیٰ لثبوت ذلک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ "

(التعلیق المجد ص: 169)

"نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا ہی اولیٰ ہے اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے یہ ثابت ہے ۔"

3 ۔ نیز علامہ عبدالحئی لکھنوی حنفی امام الکلام ص : 341 ۔ میں رقم طراز ہیں ۔

"وقد صنف حسن الشرنبلالی من متاخري الحنفیۃ فی ہذہ المسألۃ رسالۃ سماہا "النظم المستطاب لحکم القراءۃ فی صلاۃ الجنازۃ بأم الکتاب وحقق فیہا أن القراءۃ أولی من ترک القراءۃ، ولا دلیل علی الکراہۃ، قال فیہا : "قال الشافعی واحمد : تفرض الفاتحۃ والصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والدعاء ودار الامر من ائمتنا فی النص علی عدم جواز القراءۃ والنص علی کراہتہا وقد نصوا علی استحباب مراعاۃ الخلاف فی کثیر من المسائل ولم ار نصا قاطعاً للمنع مقتضیاً لعدم جواز قراءۃ الفاتحۃ فی صلاۃ الجنازۃ" (امام الکلام ص : 342، 341، طبع جدید)

"علامہ شرنبلالی حنفی نے اس مسئلہ میں مستقل ایک رسالہ تصنیف کیا ہے ۔ جس کا نام ""النظم المستطاب الحکم القراء فی صلاۃ الجنائزۃ بام الکتاب" ہے اور اس میں انھوں نے

تحقیق کی ہے کہ نماز جنازہ میں قرآءت ترک کرنے سے قراءۃ کرنا اولیٰ ہے اوراس کے مکروہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔ اسی رسالہ میں علامہ شر نبلالی نے کہا: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا فاتحہ درود اور دعا فرض ہے ہمارے آئمہ کی تحقیق کا مداریہ ہے کہ فاتحہ کی قراءت کے ناجائز اور مکروہ ہونے پر نص وارد ہے اور اسی طرح بہت سارے مسائل میں اختلاف کی رعایت کے استحباب پر بھی ہمارے آئمہ نے تصریح کی ہے اور میں نے نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ کے ناجائز ہونے پر کوئی نص قطعی نہیں دیکھی۔"

4۔ علامہ عینی حنفی عمدۃ القاری 8/139 میں فرماتے ہیں۔

"قد اختلفوا فی مشروعیۃ قراءۃ الفاتحۃ علی الجنازۃ فنقل ابن المنذر عن ابن مسعود والحسن بن علی وابن الزبیر والمسور بن مخزمۃ مشروعیتہا وبہ قال الشافعی واسحاق "

"آئمہ کا نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ کی مشروعیت میں اختلاف ہے امام ابن منذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مسور بن مخزمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نماز جنازہ میں فاتحہ کا پڑھنا نقل کیا ہے اور یہی بات امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہی ہے۔"

تقریباً یہی بات شرح السنہ 5/354 میں امام بغوی نے ذکر کی ہے اور اس میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی ذکر ہے۔

5۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وصیت نامہ میں فرماتے ہیں۔

"وبعد تکبیر اولیٰ سورۃ فاتحہ ہم خوانند"

(مالابدمنہ ص: 138)

"تکبیر اولیٰ کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھیں۔

6۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"ومن السنۃ قراءۃ فاتحۃ الکتاب لانہا خیر الادعیۃ واجمعہا "

(حجۃ اللہ البالغۃ 2/36)

" نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ کی قرآءت کرنا سنت میں سے ہے، اس لیے کہ یہ تمام دعاؤں سے بہترین اور جامع ہے۔"

7۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی غنیۃ الطالبین 2/133 میں لکھا ہے کہ پہلی تکبیر میں سورۃ فاتحہ پڑھی جائے۔

مذکورہ بالا احادیث صحیحہ اور آثار صریحہ اور اکابر علمائے احناف کے فتاویٰ سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اور آئمہ دین فقہاء محدثین رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ اور معمول ہے اور اس کے مکروہ ہونے پر کوئی واضح اور صریح دلیل موجود نہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد2۔کتاب الجنائز۔صفحہ نمبر242

محدث فتویٰ